REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۷۹ء
فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۸/۱۳ | ۳ تبوک ھش ۱۳۳۸ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

شروع رات نیند نہ آسکی۔ اس کے بعد نیند آگئی۔ اس وقت ہلکی بے چینی ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ کراچی

کراچی ۲ ستمبر بوقت پونے نو بجے صبح (بذریعہ فون)

کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ شدید اعصابی ضعف اور بے چینی خراب رہی۔ بعد نماز عصر حضور نے جماعت کراچی سے ملاقات فرمائی۔ جس کے باعث کافی ضعف محسوس فرمایا۔ شروع رات نیند نہ آسکی۔ اس کے بعد نیند آگئی۔ اس وقت ہلکی بے چینی ہے ؛

احباب جماعت نہایت درد الحاح سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے ۹ بجے صبح، کراچی ۲ ستمبر سنہ ۱۹۵۹ء

ایوب اور نہرو میں نزاعی مسائل پر گفتگو

مشترکہ اعلان

نئی دہلی یکم ستمبر۔ آج نئی دہلی کے فضائی اڈے پر صدر پاکستان جنرل ایوب خان اور بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کے درمیان ایک گھنٹہ بیس منٹ تک بات چیت ہوئی۔ اس ملاقات میں یہ طے پایا کہ سرحدی تنازعات طے کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے وزراء اور فوجی کمانڈروں کی اعلےٰ سطح کی کانفرنس بلائی جائے۔ ڈھاکہ میں جنرل ایوب کے بیان کے مطابق انہوں نے پنڈت نہرو سے کشمیر کے مسئلہ پر بھی بات چیت کی۔

پالم کے فضائی اڈے پر دونوں ملکوں کے راہ نماؤں میں جو بات چیت بند کمرے میں ہوئی۔ اس کی تفصیلات کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔

مشترکہ اعلان

آج کی ملاقات کے بعد حسب ذیل مشترک اعلان جاری کیا گیا ہے۔

صدر پاکستان اور وزیراعظم بھارت نے آج صبح پالم کے ہوائی اڈے پر نہایت دوستانہ فضا میں غیر رسمی ملاقات کی۔ جس میں باہمی دلچسپی کے امور زیر بحث لائے گئے۔ دونوں لیڈروں نے اس امر پر اتفاق کیا۔ کہ دونوں ملکوں کے تعلقات وقتی مصلحتوں کی بجائے معقول بنیادوں پر قائم ہونے چاہئیں۔ اور تصفیہ طلب امور کا فیصلہ باہمی مفادات کے پیش نظر انصاف۔ دوستی اور اچھے ہمسایوں کے سے روابط کو سامنے رکھ کر کرنا چاہیئے۔ دونوں نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا ہے کہ انہیں غیر رسمی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ہے۔ چنانچہ دونوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مشترک مقاصد کے حصول کے لئے وہ ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھیں گے ؛

پنڈت نہرو پاکستان آئیں گے

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر پاکستان جنرل ایوب خان نے بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے پنڈت نہرو نے منظور کر لیا ہے۔ ابھی پنڈت نہرو کے پاکستان آنے کی کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ؛

بی۔ ایس سی استاد کی فوری ضرورت

سکول ہذا میں فوری طور پر ایک بی۔ ایس سی استاد کی ضرورت ہے۔ اس نوجوان کو جس نے امسال یا گزشتہ سال بی۔ ایس سی کیا ہو ترجیح دی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی بی۔ ایس سی بی۔ ٹی استاد سلسلہ کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ تو ان کی بھی آجکل ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب فوراً مجھے ملیں یا لکھیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن مستعفی ہوگئے

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ دہلی کے معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے۔ سٹیٹسمین اس اطلاع کا ذمہ دار ہے۔ کہ بھارت کی تینوں دفاعی سروسوں کے کمانڈر انچیفوں، جنرل تھمیا، ایئر مارشل مکرجی اور وائس ایڈمرل کوٹاری نے بھی مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس ارادہ سے پنڈت نہرو کو بھی مطلع کر دیا ہے ؛

صدر مملکت آج تقریر نشر کریں گے

ڈھاکہ ۲ ستمبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خان آج شام ایک تقریر نشر کریں گے جسے ریڈیو پاکستان اپنے قومی پروگرام میں مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق شام کے سات بجے نشر کرے گا۔ اس کے بعد اس تقریر کا بنگالی اور اردو میں ترجمہ نشر کیا جائے گا۔ رات کے ساڑھے نو بجے علاقائی ریڈیو سٹیشن اپنے اپنے علاقوں کی زبانوں میں یہ تقریر نشر کریں گے ؛

بھارت دفاع کیلئے مقابلہ کریگا

مسٹر چھاگلا سفیر بھارت متعین امریکہ نے انٹرنیشنل پریس کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر چین کا یہ خیال ہو کہ بھارت امن عالم کا دلدادہ ہونے کی وجہ سے لڑائی نہیں کریگا تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ بھارت نے جس امن کا عہد کر رکھا ہے وہ عزت و آبرو کا امن ہے۔ آپ نے کہا کہ حال ہی میں لداخ سکم بھوٹان کی سرحدوں پر چینی فوجیں جمع ہوئی ہیں۔ لداخ ہمارے ملک کا ایک حصہ ہے۔ اور سکم بھوٹان بھارت کے زیر حمایت علاقے ہیں۔ بین الاقوامی امور بلکہ فوجی مقاصد میں بھی وہ بھارت کا حصہ متصور ہیں سمجھ نہیں آتی کہ چینیوں نے یہ اقدام کیوں کیا ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۵۹ء

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

۳۰ اگست کو یوم تحریکات جدید احباب نے منایا ہے۔ یوم منانے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ جس کام کے لئے وہ دن منایا جائے اس کام پر صرف اسی دن زور دے کر پھر آدمی بےفکر ہو کر بیٹھ جائے۔ بلکہ یوم منانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی بیداری پیدا کی جائے کہ آئندہ اس کام کے لئے ویسا ہی جوش و خروش ہر روز ہر گھڑی ہر لحظہ دکھایا جائے۔ جیسا کہ اس روز دکھایا گیا ہے یوم منانا دراصل جیسا کہ چاہیئے جوش و خروش کا نمونہ پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر احباب نے "یوم تحریکات جدید" منا کر یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ انہوں نے اس روز بڑا کام کیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے وہ بےفکر ہو گئے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ "یوم منانا" اپنے مقصد میں سخت ناکام ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا توجہ فرمائی ہے تحریک جدید کوئی عارضی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ یہ دائمی تحریک ہے۔ اور نہ یہ کوئی نئی تحریک ہے۔ بلکہ یہ وہی تحریک ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کے صحابہ شروع سے چلاتے آئے ہیں اور سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے چلائی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلائی۔ اور اب آپ کے خلفاء نے خاصکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چلائی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ آپ نے اس تحریک کے تقاضوں کو کئی پہلوؤں سے منظم اور واضح فرمایا ہے۔ اور ایسے ذرائع بھی بتلائے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہم اس تحریک کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اور اس کو اتنا پھیلا سکتے ہیں کہ وقت کے تقاضوں کے مطابق یہ اس کے اغراض و مقاصد کو پورا کر سکے۔ اور وہ صحیح اسلامی انقلاب برپا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکے۔ جو اللہ تعالیٰ لانا چاہتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یوم "تحریکات جدید" جماعتوں نے انہی اغراض کے پیش نظر منایا ہوگا۔ جن کا تھوڑا سا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ یعنی منانے والے ایک دن منا کر بس بےفکر ہو کر نہیں بیٹھے بلکہ تازہ جوش اور تازہ ولولہ لے کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔ اس کام کی تکمیل کے لئے "تحریکات جدید" کے جوش و خروش کے ساتھ کوشش میں مصروف ہو گئے ہیں۔

"تحریکات جدید" کا تعلق خاصکر جماعت کے "نوجوانوں" کے ساتھ ہے۔ کیونکہ جس قوت و ہمت کی اس تحریک کو چلانے کے لئے ضرورت ہے۔ اس کا دم خم صرف نوجوانوں ہی میں ہو سکتا ہے۔ ویسے تو تجربہ اور عادت کے لحاظ سے بڑے بوڑھے بہت دفعہ نوجوانوں سے بھی بڑھ جایا کرتے ہیں۔ لیکن قوموں کی فعال زندگی کے حقیقی دست و بازو صرف نوجوان ہی ہؤا کرتے ہیں۔ نوجوانوں کا ہی تازہ اور ابلتا ہؤا خون امور مہمہ کی سرانجام دہی میں کام آتا ہے۔ نوجوان ہی کشتی عمل کے چپو ہوتے ہیں البتہ کشتی کا رخ صحیح سمت کی طرف موڑنے اور صحیح نصب العین کی طرف راہ نمائی کرنے اور اسکو ڈگمگانے سے بچانے کا آلہ تجربہ کار افسار کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ لیکن اگر چپو نہ ہوں۔ اور کشتی چلے ہی نہیں۔ تو یہ آلہ بےکار رہتا ہے اس لئے "تحریکات جدید" کا فعالی اور عملی تعلق تازہ دم نوجوانوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ جس قوم کے نوجوان خدانخواستہ مردہ دل پست ہمت اور بےحس ہوں۔ وہ قوم جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم پھر ایک دفعہ توجہ دلاتے ہیں کہ "تحریکات جدید" کو کامیاب بنانے کے لئے اگرچہ قوم کے پیر و جوان بچے اور عورتیں سب کی ہمت کی ضرورت ہے۔ لیکن اس کا زیادہ تر فرض نوجوانوں پر ہی عائد ہوتا ہے۔

جہاں "تحریک جدید" کے مثبت پہلو ہیں وہاں چند ایک منفی پہلو بھی ہیں۔ جن کو زیر عمل لانے کے بغیر یہ "تحریک" کامیاب نہیں ہو سکتی مثبت پہلو تو یہ ہیں۔ کہ حسب توفیق مالی امداد میں حصہ لیا جائے۔ اوقات اور زندگی وقف کی جائے۔ خاص تبلیغی پروگرام پر عمل کیا جائے۔ تبلیغی سروے وغیرہ منفی پہلو جو نہائت اہمیت رکھتے ہیں۔ جن کے بغیر یہ تحریک واقعی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ تحریک جدید کے ایسے مطالبات ہیں۔ جیسا کہ مثلاً سادہ زندگی اختیار کرنا کھانے پینے اور لباس میں ہر قسم کی فضول خرچی سے بچنا۔ سینما بینی سے کلی پرہیز کرنا۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰، ۲۵ مثبت اور منفی مطالبات تحریک جدید جماعت کے سامنے پیش کئے ہیں اور ظاہر ہے کہ بغیر منفی مطالبات کی ادائگی کے مثبت مطالبات بھی کما حقہ ادا نہیں ہو سکتے مثلاً سوائے چند متمول لوگوں کے بغیر سادہ زندگی اختیار کرنے کے ہم اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی حصہ نہیں لے سکتے۔

تحریک اسلامی میں اللہ تعالیٰ نے انفاق کو خاص اہمیت دی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں جن چند چیزوں کو متقیوں کا شیوہ بتایا ہے۔ انفاق ان میں سے ہے۔ غیب پر ایمان لانا۔ نماز قائم کرنا۔ انفاق اور وحی الٰہی اور معاد پر یقین رکھنا۔ یہی تو تین چار باتیں ہیں۔ جو اسلام کی بنیاد ہیں۔ الغرض انفاق اسلام کی بنیادی باتوں میں سے ہے۔ پھر قرآن کریم نے انفاق کے حدود بھی بڑی وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔ دراصل از روئے قرآن مجید سوائے اس مال کے جس کی ہمیں اپنی زندگی گزارنے کے لئے جائز ضرورت ہے۔ ہمارا تمام مال و متاع انفاق میں داخل ہے یعنی ایسے تمام مال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنا لازمی ہے۔ دراصل اسلام کے رو سے جو کچھ اللہ ہمیں ہماری محنت مشقت کے عوض میں دیتا ہے۔ وہ سارا کا سارا مال اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے خرچ کرنے پر ایسی ہی احتیاط لازم ہے۔ جیسی کہ ہم ملازمت میں اپنے مالک کے مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ مالک ہمیں اس مال میں سے ہماری مقررہ اجرت ادا کرتا ہے۔ بعینہ اسی طرح جو کچھ ہم کماتے ہیں۔ وہ ہمارے پاس ہمارے مالک حقیقی کی امانت ہے۔ اس نے ہمیں اجازت دی ہے۔ کہ ہم بقدر ضرورت اس مال میں سے اپنی ذات پر خرچ کر لیں۔ اور اتنا لے لیں جس سے ہمیں دوسروں کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ باقی سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ اور امانت میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔ امانت میں خیانت کا ایک یہ بھی طریق ہے۔ کہ ہم اپنی ذات پر ضرورت سے زیادہ خرچ کریں۔ اور بلا ضرورت تعیش کے سامان جہیا کریں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق کو ضائع کریں۔ بلا ضرورت تعیش کے یہ معنی ہیں کہ انسان کو محنت کے لئے تازہ دم ہونے اور اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے کے لئے بعض آرام دہ اسباب کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں اپنی حیثیت اور ضرورت کے مطابق ایسے ضروری سامانوں پر مال خرچ کرنا ممنوع نہیں ہے۔ لیکن جب یہ خرچ محض عیش و عشرت کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ تو دین و دنیا کے لئے باعث خسران بن جاتے ہیں۔ ایسے اخراجات سے ہمیں بچنا چاہیئے۔ خواہ مخواہ ایسی عادتیں نہیں ڈالنی چاہیئے۔ جن کے بغیر ہم سادہ اور پاک زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے ماحول کے مطابق گزار سکتے ہیں۔ یہ امر نہائت توجہ اور سمجھ بوجھ کا طالب ہے۔ مثلاً ہمیں کوئی ایسی چیز نہیں خریدنی چاہیئے۔ جس کے بغیر ہم اپنے ماحول میں پاک اسلامی زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس طرح جو مال ہم بچا سکتے ہیں۔ وہ فی سبیل اللہ خرچ ہونا چاہیئے ورنہ ہم امانت میں خیانت کے مجرم ٹھہریں گے۔ ویسے بھی جماعت احمدیہ کے ارکان کے لئے ہر طرح کی فضول خرچی سے بچنا اور فالتو مال فی سبیل اللہ خرچ کرنا خاص طور پر نہائت ضروری ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اشاعت دین کے لئے اس زمانہ میں خاص طور پر کھڑا کیا ہے اس لئے ہمیں خاص قربانی کی ضرورت ہے اور ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور جو مال بچے وہ "تحریک جدید" میں خرچ کریں۔

جماعتی عہدہ داروں کے انتخاب کے متعلق اصولی ہدایات

اسلام میں اُمراء کی اطاعت کا بلند معیار

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

مجھ سے بعض دوستوں نے دریافت کیا ہے کہ چونکہ ربوہ میں اور اسی طرح دوسری مقامی جماعتوں میں وقفہ وقفہ کے ساتھ مقامی عہدہ داروں کا انتخاب ہوتا رہتا ہے اسلئے اس معاملہ میں اسلامی اور جماعتی نقطۂ نگاہ کا واضح کیا جانا مناسب ہے تاکہ اس نقطۂ نگاہ کو ان انتخابوں میں مدّنظر رکھا جاسکے۔ سو مختصر طور پر جاننا چاہیئے کہ اس کے لئے قرآن مجید کی بنیادی ہدایت وہ ہے جو سورہ نساء میں بیان ہوئی ہے یعنی :-

ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدو الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ (سورہ نساء آیت ۶۵)

"یعنی اے مسلمانو اتمام جماعتی اور قومی عہدے خدا کی طرف سے ایک امانت ہیں سو اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس امانت کو ہمیشہ اس کے اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو۔ اور پھر جو لوگ عہدہ دار مقرر ہوں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے فرائض کو پورے عدل وانصاف کے ساتھ کیا کریں۔"

یہ لطیف آیت قومی عہدوں اور عہدہ داروں کے انتخاب کے بارے میں اسلامی احکام کا گویا نچوڑ اور لبّ لباب ہے اس میں پہلے تو یہ بتایا گیا ہے کہ تمام قومی اور جماعتی عہدے خدا کی طرف سے ایک امانت ہوتے ہیں جسے ہمیشہ ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے پوری ذمہ داری اور پوری دیانت داری کیساتھ ادا کرنا چاہیئے یہ حکم دوٹوں کے ذریعہ عہدہ دار چننے والوں یا اپنے حکم کے ذریعہ کسی شخص کو کسی عہدہ پر مقرر کرنے والوں ہردو کے لئے ہے۔ ان دونوں طبقوں کے لئے ضروری ہے کہ اس بات کو پختہ طور پر یاد رکھیں کہ جماعتی اور قومی عہدہ داروں کے انتخاب یا تقرر کا معاملہ ایک بڑی اہم خدائی امانت ہے جسے پوری دیانتداری اور پورے سوچ بچار کے ساتھ بلا لحاظ دوستی و دشمنی و بلا لحاظ پارٹی بازی و جتھہ بندی خالصۃً قومی اور جماعتی مفاد میں ادا کرنا چاہیئے اور پھر جو لوگ کسی عہدہ پر مقرر ہوں۔ (خواہ بذریعہ ووٹ یا بذریعہ تقرر) ان کے لئے خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ اپنے فرائض کو پورے پورے عدل وانصاف کے لئے بلا خوف لومۃ لائم ادا کریں اور اپنے عہدہ کو ایک خدائی امانت سمجھیں جس میں کسی نوع کی خیانت کرنا یا بدعنوانی کا مرتکب ہونا خدائی امانت میں خیانت کرنیکے مترادف ہوگا۔ جس کے لئے ان کو خدا کے سامنے اور قوم کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں عدل کے لفظ سے صرف دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا ہی مراد نہیں بلکہ افراد اور قوم کے درمیان عدل کرنا اور دوست اور دشمن کے درمیان عدل کرنا اور ہر اندرونی اور بیرونی معاملہ میں عدل کے ترازو کو استوار رکھنا بھی مراد ہے۔

اس تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن مجید نے کمال حکمت سے اس آیت میں قومی اور جماعتی عہدہ داروں کے لئے کوئی خاص وصف متعین نہیں کیا۔ مثلاً یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص کو عہدہ دار چنا جائے وہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہو یا بڑی وجاہت کا مالک ہو یا بڑا دولت مند ہو یا بڑی عمر کا بزرگ ہو یا خاص طور پر بڑا نمازی یا روزہ دار ہو وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ قرآن مجید نے صرف اھلھا کا جامع لفظ استعمال کیا ہے جس میں وہ تمام اوصاف شامل ہیں جو کسی عہدے کے لئے ضروری سمجھے جائیں۔ پس اصل چیز جو کسی عہدہ دار کے انتخاب یا تقرر میں مدنظر رکھنی ضروری ہے۔ وہ قرآنی تعلیم کے ماتحت اہلیت اور صرف اہلیت ہے اور ظاہر ہے کہ ہر عہدہ کے مناسب حال اہلیت کا مفہوم بدل جائے گا۔ مثلاً جماعت احمدیہ کے حالات کے لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر کسی مقامی جماعت میں امیر یا صدر کے انتخاب کا سوال ہو تو لازماً اہلیت کا مفہوم زیادہ وسیع صورت میں اور زیادہ وسیع پہلوؤں کے لحاظ سے مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔ اور اگر سیکرٹری مال کا تقرر ہونا ہو تو اور قسم کی اہلیت دیکھنی ہوگی۔ اور اگر سیکرٹری تبلیغ کا سوال ہو تو اسکے مناسب حال اوصاف تلاش کرنے ہوں گے اور اگر سیکرٹری تعلیم کا انتخاب ہوتا ہو تو اسکے لئے شعبۂ تعلیم کی اہلیت مدنظر رکھنی ہوگی۔ اور اگر سیکرٹری امور عامہ کے تقرر کا سوال ہو تو اس کے لئے عمومی رنگ کی انتظامی اہلیت دیکھنی ضروری ہوگی۔ وعلیٰ ھذا القیاس

الغرض قرآنی تعلیم کے مطابق ہر عہدہ اور ہر کام کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ اہلیت مدنظر رکھنی ضروری ہے۔

جماعتی عہدہ داروں کے لئے عمومی اوصاف

اس اصولی تعلیم کے ماتحت جماعت احمدیہ کے عہدہ داروں کے معاملہ میں ذیل کے عمومی اوصاف کو مدّنظر رکھنا ہوگا۔ گو مختلف عہدہ داروں کے لئے ان کے عہدہ کی نوعیت کے لحاظ سے بہرحال بعض مخصوص اوصاف کو ملحوظ رکھنا زیادہ ضروری سمجھا جائے گا۔

(۱) ہر عہدہ دار مخلص اور پختہ احمدی ہو جو خلافت احمدیہ کے ساتھ دلی عقیدت اور اخلاص اور وفاداری کا تعلق رکھتا ہو اور جماعت کے مرکزی نظام کے ساتھ مخلصانہ تعاون کی پالیسی پر قائم ہو۔ ورنہ جماعت ایک ایسی گاڑی کا رنگ اختیار کرے گی۔ جس کا ایک گھوڑا اسے ایک طرف کھینچتا ہو اور دوسرا گھوڑا دوسری طرف۔

(۲) ہر عہدہ دار سلسلہ احمدیہ کی تعلیم اور جماعت کے عقائد اور جماعت کی حد بندیوں سے واقفیت رکھتا ہو تاکہ وہ نہ صرف مقامی احمدیوں کی نگرانی

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے رو رو کر دُعائیں کرتے رہو

"یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی؟ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کیساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر بھی فطرتاً یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔

دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کرو۔ پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا۔ تو ضرور آگ کو بجھا دے گا۔ جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے۔ ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالےٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ میں ملوث ہیں، گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جاسکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذباتِ نفسانی کے ماتحت ہوں۔ خدا تعالےٰ سے رو رو کر دعائیں کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے۔"

(لیکچر لا الٰہ الا اللہ صفحہ ۳۷، ۳۸)

کر سکے۔ بلکہ اس کا اپنا عمل بھی دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔

(۳) وہ اپنے حلقہ کے احمدیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعارف رکھتا ہو تاکہ حسب ضرورت ان کا خیال رکھ سکے۔ اور ان کی دیکھ بھال کر سکے اور کسی مقامی اختلاف کی صورت میں مفاہمت کرانے کی اہلیت اور جذبہ رکھتا ہو۔ اور جماعتی اتحاد کی قدر و قیمت کو پہچانتا ہو جیسے افسوس ہے کہ کئی لوگ نہیں پہچانتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

(۴) وہ چوکس دماغ رکھتا ہو تاکہ اگر اس کے حلقہ میں کوئی مشتبہ یا فتنہ پرداز شخص ہو تو اس پر نگاہ رکھ کر ضروری کارروائی کر سکے اور مرکزی عہدہ داروں کو بھی وقت پر اطلاع دے سکے۔

(۵) اس کے مزاج میں نہ تو ناواجب سختی ہو کہ لوگ اس کی سختی اور خشونت کی وجہ سے اس سے دور بھاگیں اور نہ ناواجب نرمی ہو کہ حقیقی ضرورت کے وقت بھی گرفت نہ کر سکے۔ مگر اس کی سختی میں بھی پدرانہ انداز کی چاشنی ہونی چاہیئے۔

(۶) وہ مستورات کی بہبودی اور بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کا خاص جذبہ اور ملکہ رکھتا ہو۔ مستورات قومی ترقی میں نصف کی حصہ دار اور بچوں کی تربیت کی اسّی فی صدی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ اور نوجوانوں کی اصلاح جماعت کی دائمی ترقی کی ضامن ہوا کرتی ہے۔

(۷) وہ احمدی دکانداروں اور تاجروں اور صناعوں اور پیشہ وروں پر خاص نگاہ رکھ سکے تاکہ ان کا معاملہ صداقت اور صفائی اور دیانتداری اور ہمدردی خلق کے اصول پر مبنی ہو۔ اور غیر از جماعت لوگوں کے لئے ٹھوکر کی بجائے کشش اور نیک نامی کا باعث بنے۔

(۸) وہ اپنے حلقہ کے یتیموں اور بیواؤں اور غریبوں اور بے بسوں اور بیماروں کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا سلوک رکھنے کا عادی ہو مگر اسکے ساتھ ہی اس بات کا خیال بھی رکھے کہ لوگوں میں بیکار رہ کر بلاوجہ سوال کرنے کی عادت نہ ترقی کرے جو قومی اخلاق کے لئے تباہ کن ہے

(۹) وہ متقی اور خدا ترس اور اعمال صالحہ بجا لانے والا ہو اور نیک تحریکات میں آگے آکر حصہ لینے کا عادی ہو اور جہاں تک ممکن ہو اور سہولت میسر ہو باجماعت نماز کا پابند ہو۔ اور دعاؤں میں شغف رکھتا ہو تاکہ وہ ایک خدائی جماعت کا ذمہ دار افسر بن سکے۔

(۱۰) وہ جماعتی چندوں میں حسب توفیق ذوق و شوق سے حصہ لیتا ہو تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے اور اسکی کاہلی کی وجہ سے دوسروں میں مالی قربانی کے معاملہ میں سستی نہ پیدا ہونے پائے بلکہ ترقی ہو اور وہ چندوں کے لئے موثر تحریک کرنے کا ملکہ بھی رکھتا ہو۔ جماعتی چندے جماعتی تنظیم کے لئے گویا ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں جن پر ہمارے تبلیغی اور تعلیمی اور تربیتی اور تنظیمی پروگرام کی کامیابی کا بڑی حد تک دارومدار ہے۔

یہ وہ دس مختصر سی باتیں ہیں جن کا جماعتی عہدہ داروں میں بالعموم پایا جانا ضروری ہے تاکہ وہ کامیابی اور خوش اسلوبی اور خوش انتظامی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر سکیں۔ اور جماعتی عہدہ دار چننے والوں کو بھی انہی اوصاف کے پیش نظر عہدہ داروں کا انتخاب کرنا چاہیئے اور اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ ایک نہایت مقدس امانت ہے جسے غلط طریق پر استعمال کرنا خدا تعالیٰ کا بھاری گناہ اور جماعت سے خطرناک غداری ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہمیشہ قابل اور مخلص اور فدائی کارکن عطا کرتا رہے جو جماعت کے بہترین گڈریے ثابت ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

اسلام میں امراء کی اطاعت کا بلند معیار

اس جگہ ایک مختصر سا نوٹ اسلامی معیار اطاعت کے متعلق درج کرنا بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ سو اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

السمع والطاعة
علی المرء المسلم فیما
احب وکرہ مالم یؤمر
بمعصیة فاذا امر بمعصیة
فلا سمع ولا طاعة
(صحیح بخاری)

"یعنی ہر مسلمان پر اپنے امیر کا حکم ماننا فرض ہے۔ خواہ اسے وہ حکم پسند ہو یا ناپسند ہو۔ لیکن اگر اسے کوئی ایسا حکم دیا جائے جو خدا اور اسکے رسول کے حکم کے صریح خلاف ہے اور اس میں خدا اور اسکے رسول کے حکم کی کھلی کھلی نافرمانی لازم آتی ہو تو اس صورت پر ایسے حکم کا ماننا اس پر فرض نہیں۔"

اس حکم کی تشریح میں نماز کا ایک چھوٹا سا مسئلہ بڑی بھاری روشنی ڈالتا ہے جیسا کہ ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو معلوم ہے کہ اسلام کا یہ ایک معروف اور مسلّم مسئلہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں امام مقرر ہو اور وہ نماز پڑھاتے پڑھاتے کسی بات کے متعلق بھول جائے مثلاً چار رکعتوں کی بجائے تین رکعت پڑھا دے یا قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے یا کوئی اور غلطی کر جائے تو اس صورت میں مقتدیوں کے لئے یہ حکم ہے وہ ادب کے طریق پر اشارہ کے ساتھ صرف اتنا کہیں کہ سبحان اللہ یعنی غلطی سے تو صرف خدا کی ذات ہی پاک ہے" تاکہ اس اشارے سے امام سمجھ لے کہ مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ لیکن اگر اس پر بھی امام کو اپنی غلطی کا احساس نہ ہو اور وہ اپنی غلطی پر عملاً مُصر رہے تو اس صورت میں مقتدیوں کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ وہ امام کی غلطی کا یقین رکھنے کے باوجود امام کے پیچھے چلیں اور اس کی اقتداء سے الگ نہ ہوں۔ یہ ایک نہایت حکیمانہ ہدایت ہے جس میں امیروں اور اماموں کے ادب اور ان کی اطاعت کے متعلق بڑے لطیف رنگ میں سبق دیا گیا ہے۔

دوستو سوچو اور غور کرو کہ باوجود اس کے کہ اسلام کے احکام خدا کی طرف سے ہیں جو حضرت افضل الرسل خاتم النبیین کی زبان مبارک کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں اور باوجود اس کے کہ مقتدی یقین رکھتے ہوں کہ فلاں معاملہ میں امام نے غلطی کی ہے ان کو امام سے اس کی غلطی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ "آپ نے غلطی کی ہے" بلکہ وہ صرف اشارہ کی زبان میں ادب کے ساتھ سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں "یعنی غلطیوں سے تو صرف خدا ہی پاک ہے" اور اگر پھر بھی امام کو اپنی بھول کا احساس نہ ہو اور وہ نماز میں ایک غلط قدم اٹھا جائے تو مقتدیوں کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ اسے چھوڑ کر الگ ہو جائیں یا اس پر اعتراضوں کی بوچھاڑ شروع کر دیں بلکہ ان کو بہرحال اس کے پیچھے چلنا ہوگا اور اس کی غلطی کا یقین رکھتے ہوئے بھی اس کی اقتداء کرنی ہوگی یہ وہ بلند معیار اطاعت ہے جس کے نتیجہ میں احمدی صحیح معنوں میں بنیان مرصوص (یعنی ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار) بن سکتے ہیں۔ ورنہ وہ ایک بکھرے ہوئے جھاڑو کی تیلیوں کی طرح بیکار ہو کر رہ جائیں گے۔ ہمارے دوست سوچیں اور غور کریں کہ کیا ان کا معیار اطاعت ان احکام کے مطابق ہے؟ ہاں ہاں وہ ضرور سوچیں اور غور کریں

امراء کو مشورہ لینے کا حکم

دوسری طرف اسلام میں (جو ایک نہایت متوازن مذہب ہے) امراء کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ وہ تمام اہم امور میں جماعت کے مشورہ سے کام کیا کریں تاکہ افراد جماعت میں بشاشت پیدا ہو اور تعاون کی روح ترقی کرے اور کام کرنے کی فطری صلاحیتیں صحیح طریق پر نشوونما پائیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ:۔

اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ
(سورہ شوریٰ)

"یعنی وہ مسلمانوں کے قومی اور جماعتی کام آپس میں مشورہ کے ساتھ طے ہونے چاہئیں۔"

لیکن اس کے باوجود اسلام یہ بھی ہدایت فرماتا ہے کہ اگر کوئی امیر اپنی جماعت کے مشورہ کو نظر انداز کر کے جماعتی مفاد میں کوئی اور فیصلہ کرنا ضروری خیال کرے اور مقامی جماعت کے مشورہ کو جماعت کے لئے نقصان دہ سمجھے تو

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (آل عمران)

جب تو کسی بات کا عزم کر لے تو پھر خدا پر توکل کر (کے حکم کے ماتحت اسے ایسا کرنے کا اختیار ہے کیونکہ ہمارے کارواں کی اصل مہار خدا کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہمارا حقیقی کارساز ہے یا پھر مرکزی کارکنوں کی طرف رجوع کیا جائے جو براہ راست خلیفۂ وقت کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

الغرض یہ وہ مختصر ڈھانچہ ہے جس کے مطابق مقامی عہدہ داروں کا انتخاب ہونی چاہیئے اور یہی وہ ڈھانچہ ہے جس کے مطابق مقامی عہدہ داروں کو کام کرنا چاہیئے۔ یاد رکھو ہم کوئی سیاسی جماعت نہیں ہیں اور یاد رکھو کہ ہم کوئی دنیوی انجمن بھی نہیں ہیں بلکہ ہم ایک خالص خدائی جماعت ہیں جس کا بیج خدائے عرش کے حکم کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے بویا گیا ہے یہ بیج زمین میں سے پھوٹ کر باہر آچکا ہے اور اس کی ہری ہری کونپلیں فضا میں لہلہا رہی ہیں۔ اب یہ بہرحال بڑھے گا۔ اور پھولیگا اور پھلیگا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔ مگر خوش قسمت ہیں وہ جو اخلاص اور قربانی اور دیانت داری اور جانفشانی اور عرق ریزی کے ساتھ اس کی آبیاری میں حصہ لیں گے۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ
۲۹ اگست ۱۹۵۹ء

قرآن کریم کی بلاغت کی ایک مثال

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

قرآن کریم کی ایک مختصر سی آیت ہے انا للہ و انا الیہ راجعون یہ آیت عموماً کسی کی موت۔ مصیبت اور ہم وغم پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے سادہ معنے تو یہ ہیں کہ ہم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں۔ اور ہم سب یقیناً خدا تعالےٰ کی طرف ہی لوٹائے جانے والے ہیں۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آیت بالا قرآنی بلاغت کی واضح مثال ہے۔ کیونکہ اس چھوٹی سی آیت میں سمندر کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔ الفاظ کا انتخاب اور اسلوب مردہ لوگوں میں خشیت ربانی پیدا کرتا ہے اور انسانی ہموم وغموم کے لئے تریاق اعظم ہے۔ شعراء کے مرثیے ادباء کے مقالات خطباء کی بلاغت بیانیہ وہ تسلی اور اطمینان کی کیفیت پیدا نہیں کر سکتی جو یہ آیت انا للہ وانا الیہ راجعون پیدا کر سکتی ہے

(۲)

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو آیت بالا فلسفہ حیات انسانی حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بیان کرتی ہے۔ یہ آیت اسلام کے عظیم الشان بنیادی مسئلہ یعنی توحید کی مظہر ہے۔ ہمارا خالق و مالک صرف ایک خدا ہے۔ ہماری جملہ حرکات وسکنات اسی کے رضاء کے ماتحت ہونی چاہئیں۔ مقصود حیات پھر اسی کی طرف ہی لوٹتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی اس زندگی میں کبھی حیاۃ الاخرۃ سے غافل نہ ہو۔ موت امیر و فقیر سب پر آنے والی ہے۔ کوئی انسان اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے موت کو یاد رکھا جائے۔ موت کو یاد رکھنے سے انسان بہت سی برائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور وہ فتنوں ابتلاؤں اور مصائب سے بہت حد تک محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کی زندگی اس آیت قرآنی کے مطابق ہوتی ہے۔ کہ

"یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ" (فجر)

(۳)

ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

اذا دخلت فی الاجداث معتبرا
فھناک تنظر تیجان السلاطین

یعنی جب تو مقابر میں عبرت حاصل کرنے کے لئے داخل ہو تو وہاں تجھ کو بڑے بڑے بادشاہوں کے "تاجوں کو دیکھنے کا موقع ملے گا جو سرنگوں ہو چکے ہیں۔ اور ان کی شان و شوکت و سطوت کلیۃً ختم ہو چکی ہے۔ ان کی بادشاہت افسانہ بن چکی ہے۔

پیدائش و ممات کا سلسلہ جاری ہے اگر ایک گھر میں خوشیاں ہو رہی ہیں تو دوسرے گھر میں ماتم ہے۔ لیکن اس آیت میں حیات اور موت کے فلسفہ کو ایک جگہ پر اکٹھا بیان کیا گیا ہے۔ انسانی جذبات سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر تم زندہ رہو تو تمہاری زندگی کی ہر شاخ میں "انا للہ" کی روح جلوہ گر ہو۔ تمہارا نفس اس امر پر شاہد ناطق ہو کہ میری زندگی کا ہر حصہ خدا تعالےٰ کے احکام و نواہی کے مطابق بسر ہو رہا ہے۔ اور میں اس امر کا یقیناً مستحق ہوں کہ میں اپنے آپ کو انا للہ کے زمرہ میں شامل کر سکوں۔ کیونکہ میں نے خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا ہے۔ میں نے لسناً و عملاً لا الٰہ الا اللہ کے ماتحت اپنی زندگی بسر کی ہے۔

یہ نفس کا دھوکہ ہوتا ہے کہ جوانی عمدہ صحت مضبوط و توانا جسم والا شخص جلد نہیں فوت ہوا کرتا کوئی انسان اپنی زندگی کے خاتمہ کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا خاتمہ کب ہوگا؟ کیسے ہوگا؟ اور کہاں ہوگا؟

وما تدری نفس بای
ارض تموت (لقمن)

کوئی نفس نہ تو جانتا ہے اور نہ ہی جان سکتا ہے کہ وہ کس ملک میں وفات پائے گا اس لئے موت کو یاد رکھنا اور اس کے لئے اس دنیا میں ہی تیاری کرنا اور زاد راہ رکھ لینا حیاۃ الاخرۃ کی بہبودی کے لئے بابرکت ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"الدنیا خیر لمن
تزود منھا الاخرۃ"

یعنی دنیا اس شخص کے لئے خیر و برکت کا باعث ہے۔ جو اس دنیا میں رہتے ہوئے ہی اپنی آخرت کے لئے زاد راہ تیار کر لے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضور بہت ہی کثرت سے ....

"ربنا اٰتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الاٰخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب
النار"۔

کی دعا کا ورد فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ دعا دنیا اور الاٰخرۃ کی زندگی پر مشتمل ہے اور یہی وہ مفہوم ہے جس کی یاد دہانی بہت تکرار سے اور ہر وقت انا للہ و انا الیہ راجعون میں کرائی جاتی ہے

۴

مذکورہ بالا آیت نہ صرف انفرادی اصلاح کی طرف ہر مومن کو توجہ دلاتی ہے بلکہ سوسائٹی کی بحیثیت مجموعی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ اس آیت کا مقصد وحید دراصل قوم میں ایسے اخلاق فاضلہ پیدا کرنا ہے۔ جو قوم کے ہر طبقہ کے لئے راحت و اطمینان کا باعث ہو سکیں۔ یہ آیت ہم سے ہر شخص کو محاسبہ کرنے کی دعوت دیتی ہے کہ کیا ہم نے کوئی ایسا کام تو نہیں کیا جو خدا تعالےٰ کی رضا کے خلاف ہو۔

الغرض آیت بالا میں انسانی جذبات کی صحیح تصویر کھینچی گئی ہے۔ جو ہموم وغموم میں تسلی کا باعث ہے ایک مسلمان کو اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف نہایت لطیف اسلوب میں توجہ دلائی گئی ہے اور بلاشبہ یہ آیت

قل ان صلوتی ونسکی
ومحیای ومماتی
للہ رب العلمین (انعام)

کی آیت کی تصدیق کرتی ہے۔

نہ یہ گوہروں کی دنیا

نہ یہ گوہروں کی دنیا نہ یہ اختروں کی دنیا
مرے دل کے ٹکڑے اٹھ کر بنی آنسوؤں کی دنیا

مجھے حکم دیدیا ہے کہ اسے حرم بنا دے
مرے چار سو بچھا کر یہ صنم کدوں کی دنیا

نہ یہاں ہوا زمیں کی نہ فضا ہے آسماں کی
کوئی اور ہی جہاں ہے ترے بے خودوں کی دنیا

نہ میں دل کا تار چھیڑوں نہ میں غم کا گیت گاؤں
مرے تیرے درمیاں گر نہ ہو منظروں کی دنیا

یہ نسیم ہے کہ ندی ہے کوئی لہو کی جاری
گل و لالہ و سمن ہیں کہ جراحتوں کی دنیا

(تنویر)

چندہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۰، ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر بدستور سابق انشاء اللہ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے۔ جن کے قیام و طعام و جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات مرکز کے فیصلہ کے مطابق چندہ سالانہ اجتماع سے پورے کرنے ہوتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح صرف ۱۲ آنے سالانہ ہے۔ اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماع سے پہلے اس چندہ کی وصولی سو فیصدی پوری ہو جائے۔ تاکہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اور دوسرے چندہ جات پر اس خرچ کا بار نہ پڑے۔

عہدہ داران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے باشرح یہ چندہ وصول کر کے آخر ستمبر تک ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ انتظامات میں سہولت رہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی قابل تعریف امدادی مساعی

موضع پکا گڑھا (جو شہر سے دو میل کے فاصلے پر ہے) کے لوگوں نے مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ سے درخواست کی کہ ہمارے گاؤں کے تین طرف پانی کھڑا ہے اس لئے اگر آپ ہمارے لئے ایک راستہ بنا دیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر مورخہ ۲/۸/۵۹ بروز اتوار ۳۵ خدام نے (جن میں چار وکلاء صاحبان بھی تھے) فجر کی نماز کے بعد گاؤں میں جا کر کام شروع کر دیا۔ گاؤں میں کافی تباہی آئی ہوئی تھی اور صرف چند مکان رہ گئے تھے۔ گلیوں اور نشیبی مکانوں میں چھ فٹ سے سات فٹ تک پانی تھا۔ کام مشقت طلب تھا۔ نوجوانوں نے پورے جوش کے ساتھ اپنے کام کو شروع کر دیا۔ راستہ کو مکمل کرنے کے لئے درختوں کی ٹہنیاں کاٹ کر ڈالی گئیں اور پھر اس پر مٹی ڈالی گئی۔ لیکن پانی تھپیڑوں کی شکل میں بار بار آکر ٹکراتا تھا اور مٹی بہہ جاتی تھی۔ اس لئے ایک بھٹہ کے مالک سے مل کر درخواست کی گئی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم بھٹہ سے ٹوٹی ہوئی اینٹیں اٹھا کر راستہ میں ڈال دیں۔ اس نے اجازت دے دی۔ چنانچہ ایک گھنٹہ تک وہاں سے خدام اینٹیں لاتے رہے۔ خدام نے یہ راستہ جو ستر فٹ لمبا اور چار فٹ چوڑا۔ اور ڈیڑھ فٹ سے تین فٹ گہرا تھا متواتر چار گھنٹے تک محنت اور تندہی کام کر کے مکمل کر لیا۔

(قائمقام مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہدایات برائے امتحان زیر انتظام قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار قرآن کریم کے پارہ دوم کے نصف آخر کا امتحان ہو رہا ہے۔ جن مجالس کی طرف سے پرچہ جات منگوانے کے لئے خطوط دفتر میں پہنچ گئے ہیں۔ ان کی خدمت میں مطلوبہ تعداد میں پرچے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اور جن مجالس کی طرف سے ابھی تک مطالبہ کے خطوط نہیں آئے ان کی خدمت میں تین تین پرچے ارسال کئے جا رہے ہیں۔ زعماء اور زعماء اعلیٰ صاحبان مندرجہ ذیل ہدایات کی روشنی میں اراکین انصار اللہ سے امتحان لیں۔

(۱) یہ امتحان ۶ ستمبر کو بروز اتوار صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہو گا۔ مقامی حالات کے ماتحت وقت میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ مقام امتحان کی تعیین زعیم اعلیٰ کریں گے۔

(۲) امتحان میں شریک ہونے والے اصحاب کاغذ۔ قلم۔ دوات ہمراہ لائیں گے ان کو اطلاع کر دی جائے۔

(۳) جو احباب لکھ نہ سکتے ہوں ان کے زبانی امتحان کا انتظام کر دیں۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس ان کے حاصل کردہ نمبروں سے قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کو اطلاع دے دی جائے۔

(۴) زعیم اعلیٰ / زعیم امتحان کے نگران ہوں گے۔ وہ حسب ضرورت اپنے ساتھ آدمی مقرر کر سکتے ہیں۔

(۵) سوالات کے پرچوں کا پارسل امتحان کے وقت مقررہ سے قبل نہ کھولا جائے بلکہ امتحان میں شامل ہونے والے اصحاب کے روبرو کھولا جائے۔

(۶) اگر امتحان کے لئے ایک سے زیادہ سنٹر ہوں تو زعیم اعلیٰ ہر سنٹر کے لئے پرچوں کی تعداد الگ کر کے ملفوف کر دیں۔ اور سنٹر کے نگران کو قبل از وقت بھجوا دیں۔

(۷) مطبوعہ پرچوں کی تعداد کم ہو جانے کی صورت میں سوالات کا پرچہ باقیماندہ احباب کو لکھوا دیا جائے۔

(۸) امتحان کے بعد جوابات کے پرچے بذریعہ ڈاک انچارج دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا دیئے جائیں۔

(۹) ہر پرچہ پر امتحان دینے والے کا نام اور مقام ضرور درج ہونا چاہیئے۔

(۱۰) جوابات کے پرچے بذریعہ ڈاک یا دستی بھجواتے وقت پیکٹ کے باہر بھجوانے والی مجالس کا نام ضرور لکھا جائے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

(۴) جناب مولوی فضل دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیانوالہ کی صحت چند دنوں سے بہت خراب ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا کرے۔

(محمد شریف قائد خدام الاحمدیہ ملیانوالہ)

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا دوسرا

سالانہ اجتماع

۲۵-۲۶-۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء۔ بمقام راولپنڈی

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا دوسرا سالانہ اجتماع امسال مورخہ ۲۵-۲۶ اور ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام راولپنڈی منعقد ہو رہا ہے (انشاء اللہ تعالیٰ) جس کا پروگرام عنقریب شائع ہو جائے گا۔ جملہ قائدین مجالس راولپنڈی ڈویژن ابھی سے اپنی اپنی مجالس میں پورے طور پر تحریک شروع کر دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شامل ہو کر دینی اور اخلاقی تربیت حاصل کر سکیں۔ (اطفال کا کیمپ اور پروگرام علیحدہ ہو گا)

دیگر مجالس ہائے بالخصوص آزاد کشمیر، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان اور لاہور ڈویژن سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(رحیم بخش معتمد علاقائی راولپنڈی ڈویژن معرفت انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی)

خدام الاحمدیہ اور گذشتہ روایات

یہ خدا تعالیٰ کا غیر معمولی فضل ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے خدام الاحمدیہ نے مالی لحاظ سے ترقی کی ہے۔ آنے والے اجتماع میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ ایک اور موقع عطا فرما رہا ہے کہ ہم اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا ایک بار پھر جائزہ لے سکیں کہ آیا اب بھی ہمارا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے یا نہیں۔ اس کی کامیابی کا انحصار چندہ مجلس کی وصولی کے اعداد و شمار پر ہے۔

لہٰذا میں خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں اور ارکان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ گذشتہ چند سالوں کی روایات کو برقرار ہی نہ رکھیں بلکہ اور آگے قدم بڑھا کر اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

نظارت بیت المال ربوہ کے لئے ایک جونیئر انسپکٹر بیت المال کی ضرورت ہے۔ جس کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔ امیدوار کے لئے وعظ کی قابلیت اور حساب و کتاب میں مہارت رکھنا ضروری ہے۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ ابتدائی تنخواہ ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں ۵۰/- روپے علاوہ مہنگائی الاؤنس جس کی موجودہ شرح ۲۰/- روپے ماہوار ہے دی جائے گی۔ پہلے ایک سال کا عرصہ ملازمت امتحانی ہو گا۔

— خواہشمند احباب مقامی جماعت کے عہدہ داران کی سفارش سے درخواستیں بھجوائیں

— صدر انجمن کے کارکنان اپنے افسر صیغہ کی اجازت سے درخواست دے سکتے ہیں

— تمام درخواستیں ۱۵/۹/۵۹ تک نظارت بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں جس سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظفر اقبال ابن سردار مصباح الدین صاحب چنیوٹ)

(۲) خاکسار کے والد محترم چوہدری مظفر الدین صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ پہلے کمر درد تھی۔ اب سائیٹکا کی درد شروع ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے سے بالکل معذور ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

(منصور احمد بشیر ربوہ)

(۳) میرے والد راجہ دلاور خان صاحب چک نمبر ۲۰ مگوال ضلع گجرات بعارضہ پچش دنوں سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (سلطانہ عزیز گورنمنٹ بی بی ہسپتال سرگودھا)

جالندھر و امرتسر کی نواحی بستیوں میں زرعی اراضی چھوڑنے والے مہاجرین

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے نئی معاوضہ سکیم کا اعلان کر دیا

لاہور یکم ستمبر۔ چیف سیٹلمنٹ اینڈ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر نے مرکزی حکومت کی منظوری سے ایک سکیم تیار کر کے اسے نافذ کیا ہے۔ یہ سکیم ان بے خانماں اشخاص کے نام متروکہ اراضی الاٹ کرنے کے بارے میں ہے۔ جن کے دعاوی رجسٹریشن آف کلیمز (ڈسپلیسڈ پرسنز) ایکٹ ۱۹۵۶ء کے جدول ۴ کے تحت تصدیق کئے جا چکے ہیں یا آئندہ تصدیق کئے جائیں گے۔ اور ان اشخاص کے نام بھی جنہوں نے اپنی زرعی اراضی نئی بستی شاہ قلی۔ منٹھو صاحب۔ بابا خیل ا پیرداد خاں اور جالندھر کے گرد و نواح میں گڑھا مندن ڈستوکا سیدان کے دیہات میں اور تحصیل و ضلع امرتسر کے سب اربن اسسٹنٹ سرکل میں واقع دیہات میں چھوڑی ہیں اور جن کے دعاوی ذیل کے قوانین میں سے کسی ایک کے تحت رجسٹر کرائے گئے ہیں اور ان کی تصدیق کی گئی ہے ویسٹ پنجاب ریفیوجیز رجسٹریشن آف لینڈ کلیمز ایکٹ مجریہ ۱۹۴۸ء۔ ریفیوجیز رجسٹریشن آف کلیمز (کیپیٹل آف دی فیڈریشن) آرڈی ننس مجریہ ۱۹۴۹ء، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس ریفیوجیز رجسٹریشن آف لینڈ کلیمز ایکٹ مجریہ ۱۹۴۸ء بہاولپور سٹیٹ ریفیوجیز رجسٹریشن آف لینڈ کلیمز ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء سندھ ریفیوجیز رجسٹریشن آف لینڈ کلیمز، کلیمز ایکٹ مجریہ ۱۹۵۰ء، خیرپور سٹیٹ ریفیوجیز رجسٹریشن آف لینڈ کلیمز آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۲ء، ریفیوجیز رجسٹریشن آف لینڈ کلیمز (بلوچستان) ریگولیشن مجریہ ۱۹۵۰ء

ایسے تمام دعویداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس سکیم کے تحت اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست مقررہ فارموں پر آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی سنٹرل ریکارڈ آفس لاہور کو دیں۔

یہ درخواستیں ۳۰ ستمبر ۵۹ء تک یا دعاوی کی تصدیق کے ایک ماہ کے اندر یا تصدیق کے احکام کی نقل ملنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر پہنچ جانی چاہئیں ان درخواستوں کے ہمراہ دستاویزات اور بیانات شامل ہونے چاہئیں جو مقررہ فارموں میں بتائے گئے ہیں۔

کام کو جلد نپٹانے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے دعویداروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ پوری طرح اطمینان کر لیں کہ آیا ان کی درخواستیں ہر طرح سے مکمل ہیں اور ان کے ساتھ مطلوبہ دستاویزات منسلک کر دی گئی ہیں ہر ایسے دعویدار کے استحقاق کا تعین آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی (سنٹرل ریکارڈز) لاہور کریں گے۔

مذکورہ دیہی املاک کے دعویداروں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ اگر ان کے نام مغربی پاکستان کی آبادکاری اور بحالیات کی سکیم کے تحت دیہی علاقوں میں کسی قسم کی زمین الاٹ ہو چکی ہے تو وہ منسوخ نہیں ہو گی۔

حکومت درخواستوں کے فارم نہیں چھاپے گی۔ دعویدار اپنی درخواستیں دستی اور سفید کاغذ پر دے سکتے ہیں۔ درخواست کا نمونہ سنٹرل ریکارڈ آفس اور ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر کے باہر دیکھا جا سکتا ہے۔

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ گزر گئی

لاہور یکم ستمبر سید ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے صوبے بھر کے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ آج کے بعد کسی دعویدار مہاجر مقامی یا کشمیری مہاجر سے فارم اے۔ سی۔ ایچ سی ایس، این سی ایس، این سی ایچ۔ کے این سی ایچ اور ایل ایچ پر درخواستیں وصول نہ کریں۔ یاد رہے تاخیر سے وصول ہونے والی اس قسم کی درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ اکتیس اگست مقرر کی گئی تھی۔

لاؤس کے طیاروں پر باغیوں کی فائرنگ

وینتیان یکم ستمبر۔ آج لانگ پر بانگ کے ہوائی اڈے پر دو طیارے سامان اتارنے میں مصروف تھے کہ کمیونسٹ باغیوں نے دفعتاً ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک طیارے میں مشین گن کی تین گولیاں لگی ہیں۔

کراچی کاٹن مارکیٹ تین دن بند رہے گی

کراچی یکم ستمبر۔ کراچی کاٹن ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ کراچی کاٹن مارکیٹ یکم، دو اور تین ستمبر کو بند رہے گی۔ یکم اور ۲ ستمبر کو تعطیل پارسیوں کے نئے سال اور ۳ ستمبر کو تعطیل آخری چہار شنبہ اور حضرت امام حسنؓ کے یوم وفات کی وجہ سے ہو گی۔

شاہ سعود قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ یکم ستمبر۔ شاہ سعود صدر ناصر کی دعوت پر جنیوا سے بذریعہ طیارہ قاہرہ پہنچ گئے۔ فضائی اڈہ پر صدر ناصر اور دوسرے وزراء نے شاہ کا استقبال کیا۔ وہ چار دن تک متحدہ عرب جمہوریہ میں قیام کریں گے اور صدر ناصر اور ان کی حکومت کے دوسرے ارکان سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

تبت کا معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا

نئی دہلی یکم ستمبر تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ نے اعلان کیا کہ انہوں نے تبت کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا۔ میں نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے۔ کہ اس مسئلہ پر دنیا کی امن پسند اور باضمیر اقوام کا فیصلہ حاصل کیا جائے۔

دلائی لامہ کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے۔ تبت کے مسلسل ابتر ہونے والے حالات نے مجھے ۲۰ جون کو مجبور کر دیا کہ میں اپنی خاموشی ختم کر کے دنیا کو اپنی قوم کے سانحہ سے آگاہ کروں اس وقت میں نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ میں اور میری حکومت سارے مسئلہ کے منصفانہ اور پر امن حل کے لئے تیار ہے۔ اس کے بعد تبت کی صورت حال تاریک سے تاریک تر ہوتی چلی گئی۔ میری قوم کو جو مصائب برداشت کرنا پڑے وہ ناقابل بیان ہیں۔ دوسری طرف امن و انصاف کے لئے میری اپیل کا کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا ان حالات میں میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ میں دنیا کی امن پسند اور باضمیر اقوام کے فیصلہ کے لئے اقوام متحدہ سے اپیل کروں میں اس موقع پر دنیا کی سب مہذب قوموں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ انصاف و آزادی کے موقف کی پوری حمایت کریں۔ دلائی لامہ کا متذکرہ پیغام ایک خاص ایلچی بند لفافے میں آج نئی دہلی لایا اور سے وہ احتیاط سے نئے اخبارات کے حوالے کر دیا گیا۔

کلکتہ میں چین کے خلاف مظاہرے

کلکتہ یکم ستمبر ایک ہزار کانگرسیوں نے چینی قونصل جنرل کے دفتر کے سامنے ایک گھنٹہ تک مظاہرہ کیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ چالیس لاکھ کی آبادی کے اس شہر میں چین کے حملے کے خلاف احتجاجی اقدام کیا گیا ہے مظاہرین نے جو جھنڈے اٹھا رکھے تھے ان پر لکھا تھا۔ چینی سامراج مردہ باد تبت اور ہنگری کی آزادی کس نے تباہ کی۔

بعد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں کانگرسیوں نے بھارتی کمیونسٹوں کے ایجنٹ قرار دیا اور کہا کہ بھارتی سرحدوں پر حملے برداشت نہیں کئے جائیں گے

خروشچیف کو ایڈنائر کا جواب

بون یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر نے روسی وزیر اعظم مسٹر خوروشیف کے ایک حالیہ مکتوب کا جواب دیتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ سوویٹ روس اقوام متحدہ کی تخفیف اسلحہ کی سب کمیٹی میں تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر بات چیت دوبارہ شروع کرنے اسے کامیاب بنائے گا۔

پاکستان اور برما کا ایک دوسرے سے احتجاج

کراچی یکم ستمبر۔ حکومت پاکستان نے مشرقی پاکستان اور برما کی سرحد پر ایک حالیہ واقعہ کے سلسلہ میں حکومت برما سے احتجاج کیا ہے سرکاری ذرائع سے اس واقعہ کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

رنگون کی اطلاع کے مطابق حکومت برما نے ایک واقعہ کے متعلق حکومت پاکستان سے احتجاج کیا ہے۔ اس اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ۲۱ اگست کو پاکستان رائفلز اور سرحدی پولیس نے برمی سرحد پار کر کے موضع ٹرنگ چوکی پر حملہ کیا۔ اور مقامی تھانہ جلا دیا چنانچہ برمی پولیس کے کئی آدمی زخمی ہو گئے۔

پاکستان کے کاغذ ساز کارخانے

کراچی۔ کرنافلی کا کارخانہ اس وقت چوبیس ہزار پانچ سو ٹن کاغذ سالانہ تیار کر رہا ہے۔ چنانچہ ملک کی ضروریات پوری کرنے کے بعد تین ہزار نو سو ٹن کاغذ برآمد کے لئے بچ رہتا ہے۔ ابھی اس کارخانے میں پورے پیمانے پر کام شروع نہیں ہوا۔ توقع ہے کہ ۱۹۶۰ء تک پوری طرح کام شروع ہو جائے گا۔ اس وقت اس کارخانے میں تیس ہزار ٹن سالانہ کاغذ تیار ہوا کرے گا۔ اور خیال یہ ہے کہ اس وقت یہ کارخانہ چار ہزار نو سو ٹن کاغذ برآمد بھی کر سکے گا۔ کھلنا میں پندرہ کروڑ روپے کے خرچ سے اخباری کاغذ کا جو کارخانہ قائم کیا گیا ہے وہ تین مرحلوں میں مجوزہ پیداوار کے قابل ہو سکے گا ابھی وہ تجرباتی دور میں ہے۔ پہلے مرحلہ میں وہ آٹھ ہزار ٹن اخباری کاغذ فراہم کرے گا۔ دوسرے مرحلہ میں بیس ہزار ٹن اور تیسرے مرحلہ میں ۴۵ ہزار ٹن کاغذ فراہم کرے گا۔ جب یہ کارخانہ تیسرے مرحلہ میں داخل ہو گا تو ملک کی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ کاغذ برآمد بھی کرے گا۔ اس وقت تک وہ اخباری کاغذ کے علاوہ کیمیکل ریپنگ پیپر بھی تیار کیا کرے گا

اداسیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے

چین کے طیاروں کی بھارت کے سرحدی علاقوں پر بمباری

سبان سری سب ڈویژن کے پچیس میل لمبے علاقے پر کمیونسٹوں کا قبضہ

نئی دہلی ۔ ۲ ستمبر ۔ آج صبح چینی فوج کی بہت بڑی تعداد بھارت کی شمال مشرقی ایجنسی میں داخل ہو گئی ۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ چینی طیاروں نے بھارتی سرحدی علاقوں پر شدید بمباری کی ہے ۔

شیلانگ کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق چینی فوجیں سبان اور لوہت سب ڈویژن میں بھی داخل ہو گئی ہیں ۔ اسی طرح چینی فوج کی مزید تعداد سبان سری سب ڈویژن میں بھی داخل ہو چکی ہے ۔ اس علاقہ میں چینی فوج نے بھارتی فوج پر زبردست گولہ باری شروع کر دی ہے ۔ یاد رہے چینی فوج لانگ جو نامی بھارتی چوکی پر پچیس اگست کو قبضہ کر چکی ہے ۔

ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی فوج کے گشتی دستوں نے سرحد کے قریب چینی فوج کے زبردست جھگھٹے دیکھے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ اس فوج کے لئے خچروں پر بھاری اسلحہ پہنچایا جا رہا ہے ۔

حال ہی میں بھارتی فوجی افسروں نے جورہاٹ کے مقام پر بریگیڈ ہیڈکوارٹر قائم کیا ہے ۔ یہ ہیڈکوارٹر بریگیڈیئر ویر سنگھ کی کمان میں کام کر رہا ہے اور اس نے سرحدی چوکیوں کے دفاع کو مضبوط بنانے کا کام شروع کر دیا ہے ۔ اسی طرح داخلی علاقوں کی حفاظت کے لئے بھی مؤثر اقدام کیا جا رہا ہے ۔ گوہاٹی کے قریب ایک فوجی ہسپتال قائم کر دیا گیا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر اس سے کام لیا جا سکے ۔

بھارتی افسروں سے معلوم ہوا ہے کہ چینی فوجیں سبان سری سب ڈویژن میں متعین بھارتی فوجوں کے مد مقابل گشت کر رہی ہیں اور انہوں نے صرف اس سب ڈویژن میں پچیس میل لمبے بھارتی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے ۔

ایک اور اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی فوج نے لانگ جو نامی چوکی پر حملہ کر دیا ہے جس پر چینیوں نے ۲۵ اگست کو قبضہ کیا تھا ۔

آج ٹائمز آف انڈیا نے اپنے نامہ نگار خصوصی متعینہ شیلانگ کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے کہ بھارتی فوج نے لانگ کے علاقے میں پچیس اگست کو ہی جوابی حملے شروع کر دیئے تھے ۔ اور اس وقت تک اس علاقے میں لڑائی جاری ہے ۔ اس محاذ پر آسام رائفلز کے مسلح دستے لڑ رہے ہیں ۔ ان کے لئے ہوائی جہازوں سے خوراک اور اسلحہ بہم پہنچایا جا رہا ہے ۔ اطلاع ملی ہے کہ لانگ جو پر چینی فوج کے حملے کے وقت جو بھارتی

سپاہی گم ہو گئے تھے گزشتہ بدھ کے بعد ان کا کوئی سراغ نہیں ملا ۔ بدھ کو ان کا یہ پیغام ملا تھا کہ انہیں چین کی بہت بڑی فوج نے گھیرے میں لے لیا ہے ۔

دعائے مغفرت

میرا بھانجہ منصور علی وکیل بڑہ پورہ بھاگلپور بتاریخ ۲۷ اگست داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم بہت ہی ہونہار اور صالح نوجوان تھا سلسلہ سے والہانہ محبت رکھتا تھا اور جماعت احمدیہ بھاگلپور کا ایک جفاکش ہمدرد اور جوشیلا رکن تھا ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دیکر ان کا مرتبہ بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ۔ آمین

(بیگم میجر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار دائیں پاؤں کی انگلی پر پھنسی نکلنے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے اور بخار کی بھی شکایت ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت بخشے اور خدمت سلسلہ کی توفیق دے ۔ (خاکسار ۔ عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل)